بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس:۲۱

عنوان: تشیع اور نماز میں ہاتھ کھولنا

مذہب تشیع کی بنیاد قرآن مجید اور اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات پر مبنی اور یہی دو چیزیں انکے نزدیک حجت ہیں۔ بر خلاف دوسرے فرق و مذاہب کے کہ ان کے یہاں اہلبیتؑ حجت نہیں ہیں۔ جیسا کہ ابو اسحاق شیرازی خود بیان کرتے ہیں۔

إتفاق اهل بيت رسول الله ليس بحجة و قالت الرافضة وهو حجة.(التبصرة في أصول الفقه ص ٣٦٨)

اہل بیت رسول علیہم السلام کا کسی بات پر اتفاق کر لینا ہمارے لئے حجت نہیں ہے جبکہ رافضی (شیعہ) کہتے ہیں کہ یہ حجت ہے اور اس کے بعد اسی کتاب کے محشی لکھتے ہیں کہ قول معتمد اور جمہور کی رائ بھی یہی ہے کہ اتفاق اہل بیت علیہم السلام حجت نہیں ہے۔

نماز کے بارے میں ختمی مرتبت حضرت محمد ﷺ نے واضح انداز سے فرمایا تم لوگ ایسے نماز ادا کرو جس طرح تم لوگوں نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

مذہب تشیع کے علاوہ مالکی بھی ہاتھ کھول کر نماز ادا کرتے ہے اور ان کے علاوہ کوئی بھی فرقہ ایسا نہیں جو ہاتھ کھول کر نماز ادا کرتا ہو۔

ارسال الیدین: یعنی نماز کی حالت میں ہاتھوں کو کھولنا

تکفیر یا تکتف: ہاتھوں کو ایک دوسرے کے اوپر باندھ کر نماز پڑھنا۔

ارسال الیدین اور تکفیر یا تکتف کا مسئلہ شیعہ اور سنی افراد کی نماز میں واضح فرق کو بیان کرتا ہے اور مذہب تشیع کی رائ کو واضح طور پر جناب سید مرتضیٰ نے کتاب" الانتصار "میں بیان کیا ہے کہ ہمارے ہاں اجماع ہے کہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

اہل تسنن کے تین اقوال ہیں:

۱۔ بعض اہل تسنن کے نزدیک نماز کی حالت میں ہاتھ باندھنا مکروہ ہے اور اسی قول کو جناب امام مالک نے اختیار کیا ہے۔

۲۔ بعض اہل تسنن کے نزدیک نماز کی حالت میں ہاتھ باندھنا نہ ہی مکروہ ہے او و نہ ہی مستحب۔

۳۔ بعض اہل تسنن کے نزدیک نماز کی حالت میں ہاتھ باندھنا مستحب ہے۔

یعنی کوئی بھی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کے وجوب کا قائل نہیں ہے پس اگر کوئی نماز میں ہاتھ نہ باندھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

معصومین علیہم السلام کے فرامین:

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام یا امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ

الرجل يضع يده في الصلاه فحكى اليمنىٰ على اليسرى.

یعنی ایک شخص نماز کی حالت میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر باندھتا ہے

امام صادق آنلائن مدرسہ

توامام علیہ السلام نے فرمایا: ذلک التکفیر لا تفعل یعنی یہ تکفیر ہے اور یہ کام نہ کرو۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے فرمایا یہ حدیث حسن کالصحیح ہے اسی بنا پر نماز میں ہاتھ باندھنا جائز نہیں ہے۔

۲)و علیک بالاقبال في صلاتک۔۔۔ولا تکفر فانما یفعل ذلک المجوس.

نماز میں قبلہ کی طرف رخ کرو۔۔۔اور تکفیر (ہاتھ باندھنا) نہ کرنا چونکہ یہ وہ عمل ہے جسے مجوسی انجام دیتے ہیں۔

یعنی اہل بیت علیہم السلام نے نماز میں ہاتھ باندھنے کو مجوسیوں (کافر کتابی) کا عمل قرار دیا ہے اور کفار سے مشابہ عمل دین میں جائز نہیں ہے۔

۳)امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:

وَضْعُ اَلرَّجُلِ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى اَلْأُخْرَى فِي اَلصَّلاَةِ عَمَلٌ وَ لَيْسَ فِي اَلصَّلاَةِ عَمَلٌ.

ایک ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر رکھنا ایک عمل کثیر ہے اور نماز میں کوئی عمل کثیر جائز نہیں ہے۔

ائمہ معصومین علیہم السلام کا نماز پڑھنے کا طریقہ:

امام جعفر صادق علیہ السلام کے بارے میں روایت ہے کہ جب وہ نماز ادا کرتے تو قبلہ رخ ہوتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کھلا چھوڑ کر اپنی رانوں پہ رکھ لیتے اور اپنی انگلیاں ملا لیتے۔

آیہ مبارکہ

فصل لربک وانحر.

اس آیہ مبارکہ کی تفسیر میں روایات میں لفظ وانحر کے بارے میں ہے کہ انسان قیام میں اعتدال رکھے یعنی بلکل سیدھا کھڑا ہو اور پھر فرمایا کہ تکفیر نہ کرو چونکہ یہ مجوسیوں کا عمل ہے۔